



## سوال

(38) کیا ہندوؤں میں نبوت تھی؟

## جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کرشن گوتم بدھ اور زردشت کے متعلق وضاحت کریں؟

## الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلوة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

کرشن گوتم بدھ اور زردشت وغیرہم کے متعلق صحیح طور پر کچھ نہیں کہا جاسکتا کیوں کہ قرآن و حدیث میں ان کے متعلق کچھ بھی نہیں آیا ہے۔ قرآن نے اصولی طور پر بتایا ہے کہ ہم نے ہر ملک میں کوئی نہ کوئی نبی اور ہادی نذیر ضرور بھیجا ہے اور قرآن کریم میں کچھ نبیوں کا احوال بیان بھی کیا گیا ہے اور کچھ کا نہیں اور ہمارا یہ بھی ایمان ہے کہ ہندوستان اور دوسرے ممالک میں بھی نبی ضرور آئے ہوں گے۔ لیکن کیا وہ مذکورہ آدمی ہو سکتے ہیں؟ اس کے بارے میں ہمارے پاس کوئی ثبوت نہیں ہے۔

کہ واقعی وہ نبی ہوں لیکن بعد کے لوگوں نے ان کی تعلیم کو بگاڑ کر کفر و شرک کی ملاوٹ کر دی ہو جس طرح یہود و نصاریٰ نے کیا کہ ان کا اصل دین تو صحیح تھا لیکن ان کے نبی حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے جانے کے بعد انہوں نے تورات و انجیل میں تحریف کر دی اور ان کی تعلیمات کو بگاڑ دیا۔ لہذا ہو سکتا ہے کہ مذکورہ ہستیاں بھی اصل میں نبی ہوں لیکن ان کے جانے کے بعد ان کی امت نے رستے کو تبدیل کر دیا ہو بہر حال ان کتابوں میں تحریف ہو چکی ہے اس لیے ان میں حق کی تلاش عبث اور فضول ہے۔

صحیح معنی میں حق صرف کتاب اللہ یعنی قرآن کریم میں محفوظ ہے۔ لہذا حق صرف وہاں سے ہوگا اور یہ ہو سکتا ہے کہ یہ واقعی نبی نہ ہوں بلکہ محض فلسفی یا معلم وغیرہ ہوں۔ بہر حال چونکہ کتاب و سنت میں ان کے متعلق کوئی وضاحت نہیں ہے اس لیے حتمی طور پر کچھ نہیں کہا جاسکتا اس لیے بہتر یہی ہے کہ اس سلسلہ میں سکوت و توقفت اختیار کیا جائے۔ واللہ اعلم!

باقی حضرت لقمان علیہ السلام ایک دانہ، وحکم اور نیک بندہ تھا۔ قرآن کریم کے طرز بیان سے اس طرح معلوم ہوتا ہے کہ وہ نبی نہیں تھے بلکہ ایک دانہ اور نیک صالح بندہ تھا، باقی حضرت خضر علیہ السلام کے بارے میں صحیح بات یہ ہے کہ وہ نبی تھے کیونکہ قرآن کریم میں ان کے احوال کے آخر میں خضر علیہ السلام فرماتے ہیں:

وَإِنِّي لَأَمْرِي (الکہف: ۸۲)

”اور یہ میں نے اپنی طرف سے نہیں کیا ہے۔“

اس سے معلوم ہوا کہ حضرت خضر علیہ السلام صاحب وحی تھے اور وحی انبیاء کرام کی طرف ہی آتی ہے اسی طرح حضرت موسیٰ علیہ السلام کو علم سیکھنے کی غرض ان کی طرف



بھیجا اور ظاہر ہے کہ ایک نبی کو نبی کی طرف ہی علم سیکھنے کی غرض بھیجنا مناسب ہے نہ کہ غیر نبی کی طرف۔ واللہ اعلم!

باقی حضرت خضر علیہ السلام کے بارے میں صحیح بات یہ ہے کہ وہ فوت ہو چکے ہیں کیونکہ تمام انبیاء کرام علیہم السلام سے وعدہ لیا گیا تھا کہ نبی کریم ﷺ کی حیاتی میں جو بھی زندہ رہا وہ آپ ﷺ پر ضرور ایمان لائے گا اور آپ کی مدد کرے گا جس طرح سورۃ آل عمران پارہ ۳ رکوع ۹ میں ہے۔

لہذا حضرت خضر علیہ السلام زندہ ہوتے تو ضرور نبی ﷺ کی مدد کے لیے آتے اور آپ پر ایمان لاتے مگر ایسا کوئی بھی واقعہ نہیں ہے، لہذا وہ فوت ہو چکے ہیں۔ قرآن و حدیث کے مطابق اس وقت صرف حضرت عیسیٰ علیہ السلام زندہ ہیں جو کہ آسمان پر ہیں اور آخری وقت میں نازل ہوں گے اور دجال کو قتل کریں گے۔ باقی کسی بھی نبی کے زندہ ہونے کا کوئی پختہ اور کھرا ثبوت نہیں ہے۔  
حدا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

## فتاویٰ راشدہ

صفحہ نمبر 240

محدث فتویٰ